

سالانہ قیمت ۳/۸ (تین روپیہ آٹھ آنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے
پادری غلام مسیح صاحب
مینو منزل وارث روڈ لاہور
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے۔ اور مضامین واشتہارات برائے اندراج بنام اڈیٹرز ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۲	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء	نمبر ۱۳

غزل

از قلم منت

پیغام نجات آمد جاناں بپذیر اکنوں — در گوش تو مے آید آواز ضمیر اکنوں
آغشتہ خوں آبے جاری ست زپہلویش — سیراب تراسازد فہمید اکنوں و قبیر اکنوں
بنام یسوع آید در سجدہ سرہر کس — ایں اوج شرف دار و آں پست حقیر اکنوں
بر مزرع عالم باراں شو دا ز رحمت — اشکے کہ بیفشانم چوں ابر مطیر اکنوں
صد خطرہ بیفزاید رنجے دہ پست زرکش — در خاطر خود داری گنجینہ خطیر اکنوں
ور قلتے افتادی از محتسب جز رس — جاناں چہ بدست آمد حاصل زکثیر اکنوں
صد مرتبہ چوں لعزر از قبر بروں آیم — بنمای ہماں قدرت اے رب قدیر اکنوں

خواہد کہ ترا یابد بدرد بجور دخامت
منت بکمیں گاہت بنشستہ فقیر اکنوں

غزل

از قلم فرشتہ فیض آبادی

تری ذات عالم میں آئی نہ ہوتی — تو ظاہر خدا کی خدائی نہ ہوتی
مسیح کی اگر ذات آئی نہ ہوتی — تو طہارت سے دل کی صفائی نہ ہوتی
مسیح کی الفت جو پائی نہ ہوتی — تو دنیا میں کچھ روشنائی نہ ہوتی
مسیح کی اگر آشنائی نہ ہوتی — تو آسودہ ساری خدائی نہ ہوتی
جو حاجت روا ایسا پیدا نہ ہوتا — دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
یسوع مسیح گر نہ مصلوب ہوتے — تو مسیحیوں کی مشکلکشائی نہ ہوتی

فرشتہ مسیح پر قربان نہ ہوتا
تو پھر تیری ہرگز رہائی نہ ہوتی

ایک مایوس دل

از قلم میر کریم الدین۔ برق

پوری مایوسی کا عالم ہو بہت حال خراب — یہ نہ دکھلائے خدا کسکو کبھی میرے جناب
کچھ تو ہو جاتے ہیں دیوانہ اے یار شتاب — کچھ ہیں دیکھیں خودکشی کا حادثہ بھاری عذاب
تھوڑے ہیں وہ لوگ کرتے ہیں جو یاں ہمت بلند — تاکہ مل جائے خدا سے انکو برکت بے حساب
عقلمندوں کیلئے گرجانا بھی ہوا خوب — گر کے دانہ خاک میں بنجاوے نخل باریاب
جو کہ مایوسی میں دلکو خوب رکھتے ہیں قوی — کامیابی انکے رہتی ہے ہمیشہ ہمرکاب

برق مایوسی کو دل سے بھول جا اے عزیز
بر توکل کام کر۔ کرنا ہے تجھ کو یہ ثواب

ہزمجسٹی امیر صاحب کابل کے جتنے ہتھیارات بمبئی میں رکے پڑے ہیں ان میں بہت بڑی تعداد مشین گنوں اور ریفلوں کی ہے یہ ہتھیارات یوروپین کارخانوں سے منگوائے ہیں۔

دیہاتی مسیحی ورنائیٹ سکول

پہلا مضمون جو نور افشاں میں شائع کیا گیا تھا اسکو پڑھکر بہت سے صاحبان نے ہم سے کئی ایک باتیں دریافت کیں اس سبب سے ہم کو یہ جرات ہوئی کہ اس مضمون پر اور کچھ لکھیں۔

آج کے مضمون میں مسیحی پبلک کے سامنے نائیٹ سکول کے واسطے Curriculum چاہئے پیش کرتا ہوں Curriculum سے مُراد اُن مضامین سے ہے جو کہ نائٹ سکول میں پڑھائے جانے چاہئیں۔

Curriculum لوگوں کی ضرورت اور ہمارے مقصد کے مطابق ہوگا۔ نائیٹ سکولوں کے چلانے سے ہمارا مطلب یہ ہو کہ ہمارے دیہاتی مسیحی مذہب کی تعلیم سے پوری طرح سے واقف ہو جائیں۔ اور ان تمام بُری اور جاہل رسوم کو جو کلیسیا کے دستور اور تعلیم کے برخلاف ہیں ترک کر دیویں۔ دوسرا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگ قوانینِ حفظ صحت کو جانیں۔ تیسرا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ وہ غیر مذہب والوں کی تواریخ سے واقف ہو جائیں۔

عموماً ہمارے دیہاتی مسیحی حساب کتاب سے بھی ناواقف ہوتے ہیں۔ اس لئے کچھ حساب بھی سکھانا چاہئے مثلاً سود۔ نفع ونقصان۔ روپیوں کی تحویل۔ جمع تفریق۔ ضرب وغیرہ۔

اگر جغرافیہ بھی سکھایا جاوے تو بے فائدہ نہ ہوگا جغرافیہ میں ہندوستان کا جغرافیہ اور دُنیا کے متعلق چند ایک باتیں ہونی چاہئیں۔

جب ہمارے یہ مقصد ہیں تو اُن کو پورا کرنے کے واسطے ہم کو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنا چاہئے

(۱) ابتداء میں طالب علموں کو رواں پڑھنا سکھانا۔ چونکہ وہ ابھی تک خود نہیں پڑھ سکتے۔ زبانی مسیحی مذہب کی تعلیم کی نسبت۔ خاصکر مسیح کی زندگی کی نسبت اُن کو بتانا چاہئے۔ مدرسہ دعا سے شروع ہو اور اختتام سے پہلے بیس منٹ مذہبی تعلیم کے واسطے مقرر ہونے چاہئیں۔

(۲) دوسرے درجہ میں جب طالب علم پہنچ جاویں تو ایسی کتابیں اُن کے پڑھنے کے واسطے مقرر کی جاویں۔ جو کہ ہمارے مقصد کے مطابق ہوں۔ ایک کتاب مسیحی مذہب کے متعلق ہو اور دوسری کتاب حفظ صحت کے متعلق۔ حساب بھی اس درجہ میں شروع ہونا چاہئے۔ جمع۔ تفریق۔ ضرب تقسیم وغیرہ تیسرے درجہ میں بھی یہی ہو مگر اعلیٰ پیمانہ پر کیا جانا چاہئے۔ اس درجہ میں تجارت سادہ اور اکائی کا قاعدہ سکھائے جا سکتے ہیں۔

چوتھے درجہ میں مذہبی تعلیم اور حفظ صحت کی تعلیم ویسی ہی ہوگی۔ مگر تیسرے درجے سے اعلیٰ پیمانہ کی۔ جغرافیہ بھی اس درجہ میں سکھایا جائیگا۔

درجہ سے مُراد یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ایک سال کے بعد دوسرا درجہ شروع ہوگا۔ جتنی مدت کے بعد ایک طالب علم ایک درجے کی پڑھائی کو ختم کرے اس کو دوسرے درجہ میں داخل کر لینا چاہئے۔

وہ کلیسیائیں جن میں ایلڈر کورس مقرر ہیں۔ اُن اشخاص کو جن کو وہ ایلڈر بنانا چاہتے ہیں۔ اُن کو اُسی کورس کے مطابق تعلیم دی جا سکتی ہے۔ ایلڈر کے کورس کے بھی چار درجہ ہیں اور ہمارے نائیٹ سکول کے بھی چار ہی درجے ہیں۔

ان مدرسوں کے واسطے خاص کتابوں کی ضرورت ہے اور میں مسیحی اہلِ قلم اور محکمہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے اصحاب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ وہ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی کتابیں تصنیف کریں جو مسیحی نقطۂ خیال سے لکھی گئی ہوں۔

اس بیان سے یہ کوئی نہ سمجھیں کہ یہ Curriculum مکمل اور کامل ہے اگر آپ اس میں درستی کر سکتے ہیں تو خوشی سے کریں۔ اپنے خیال سے اور وقت کی کمی کے سبب سے جو کچھ بھی مجھ سے ہو سکا ہے میں نے مسیحی جماعت کے سامنے پیش کیا ہے۔ خدا کرے کہ میرا مقصد جو ان سطور کے لکھنے سے ہے وہ حل ہو جاوے میں بڑی خوشی سے اُن اصحاب کو جو اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں مدد کرنے کے واسطے تیار ہوں۔

قوم کا خادم۔ این۔ ایس میسی بی۔ اے۔ بی۔ ٹی
ہیڈ ماسٹر نیوزیلینڈ پریسبٹیرین مشن ہائی سکول کھرڑ
ضلع انبالہ۔

اسوشیٹ یفارمڈ پریسبٹیرین مشن ڈسٹرکٹ منٹگمری

گذشتہ سے پیوستہ

کیونکہ چیچا وطنی قریباً پاک پٹن سے ۲۶ میل ہے اور مشن ہاؤس کی عمارت بوجہ پادری میگل صاحب کے جانے کے گویا پادری میگل صاحب کی موجودگی میں صاحب موصوف کو دوڑ دھوپ تھی۔ لیکن اب ذمہ واری اور بھی بڑھ گئی۔ مصروفیت . . . . نہ زیادہ ہو گئی ہے آپ کو . . . پاک پٹن کی بجائے چیچا وطنی مشن اسٹیشن کا کام بھی کرنا پڑا۔ اس طرح جو تکالیف گذشتہ موسم گرما میں پادری اے۔ جے۔ اینڈ جے ڈبلیو رینین صاحبان نے اُٹھائیں وہ ہر طرح سے قابلِ تعریف ہیں۔

راقم جے۔ لارنس کلرک۔



نورافشاں

مطبوعہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء

مسیحی اتحاد

گذشتہ چارسالہ جنگ کی گولہ باری نے مسیحی اقوام دھر کے اتحاد و اتفاق کا شیرازہ تو بکھیرا ہی تھا پر ساتھ ہی غیرمسیحی اقوام کے اتحاد و اتفاق کی مشین کے پرزے بھی بکھر گئے۔ خدا کی شان ہے کہ مسیحی اقوام کے اتحاد و اتفاق کی زنجیر کی شکستہ اور تباہ شدہ کڑیاں کیسی جلدی پھر ایک دوسری سے مل گئیں۔ آج کے دن اُن کے اتحاد و اتفاق کی زنجیر پھر سالم و درست ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی غیرمسیحی اقوام کو اتحاد و اتفاق باہمی کا کیسا غیرفانی سبق ملگیا۔ وہ اقوام جو زمانہ جنگ تک ایک دوسری سے ازل و ابد ہی جدائی لئے چلی آتی تھیں ہمارے دیکھتے دیکھتے ایک دوسری سے شیر و ہونے کے نقطہ تک پہنچ گئیں۔ آج کے دن اگر تمام دنیا میں سب سے بڑا اور اہم حل طلب مسئلہ ہو تو وہ باہمی اتحاد و اتفاق کا ہے اور یہ وہی حقیقت ہے کہ جس کے لئے آج سے اُنیس سو برس پیشتر منجی جہاں ہمارے خداوند یسوع مسیح نے یوں دعا کی تھی کہ وہ ہماری طرح ایک ہوں"۔ یوحنا ۱۷: ۱۱۔

خداوند کی زندگی کی دنیا میں سب سے بڑا اور نقصان وہ اصول جو پایا جاتا تھا وہ بنی نوع انسان کا باہمی افتراق و انتشار تھا۔ ہر ایک خاندان دوسرے خاندان سے۔ ہر ایک جماعت دوسری جماعت سے۔ ہر ایک قوم دوسری قوم سے اس قدر بیگانہ و اجنبی تھی کہ ایک دوسری کا باوا آدم ہی جدا سمجھا جاتا تھا۔ ان خاندانوں اور گروہوں اور قوموں کے اتحاد و اتفاق کا ایک سا تھا جو حکومت کے نام سے مشہور تھا۔ مگر یسوع مسیح نے دنیا کو اتحاد و اتفاق کا بالکل نیا اصول دیا۔ اس کے لئے جہان کے نجات دہندہ نے دعائیں کیں۔ وہ بنی نوع انسان میں خاندانی۔ جماعتی۔ قومی یکتائی و مساوات اور بھائی چارا کا اصول تھا۔ اگر اُنیس سو برس کے بعد مسیحی اقوام کی قوت و طاقت کا اندازہ لگانا ہو تو اسی اصول کی زندگی اور موت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کیا ہم ہندوستانی مسیحی یگانگت و اتحاد کے اسی اصول کی پالنا کر رہے ہیں؟ ہمیں غیرمسیحی اقوام کو اتحاد و اتفاق کے سبق پڑھا کر خود افتراق و انتشار کی بلا سے ضرور بچنا چاہیئے۔

متفرقات

جناب کیدارناتھ منت صاحب کی طرف سے خبر ملی ہے کہ آپ کی تکلیف کم نہیں ہوئی۔ بعض دوستوں نے ہماری درخواست کی جو آپ کی مدد کیلئے کی تھی سماعت کی جن کے نام اور عطیات شکر گذاری کے ساتھ درج ذیل ہیں:-

جناب ظہور مسیح صاحب تحصیلدار تا ملگوڑہ عـہ ایک دوست عـا۔ معرفت منیجر نورافشاں عـہ بٹلر ظہور مسیح موبیل کانپور ے۔ ایک دوست از آگرہ جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے للعہ مسٹر الیف نجم الدین از لاہور ہے۔ مسٹر لوئیل ولن ہلس کانپور صہ۔ ہم دل سے ان ہمدرد دوستوں کے شکر گذار ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ جناب منت صاحب کو اب تک آرام نہیں ہے۔ دوستوں کی مدد کی ہنوز ضرورت ہے۔

ہمارے معزز ناظرین جناب مولنا مولوی نصیرالدین صاحب نصیر کرنالوی کی خاموشی پر ضرور پریشان ہونگے۔ ہمیں دیر میں خبر ملی ہے کہ آپ سخت تکالیف کا نشانہ بنے رہے ہیں۔ آپ کی خاموشی کا یہی باعث ہے۔ ہنوز ہمیں خبر نہیں ملی کہ اب آپ کا کیا حال ہے۔ خدا سے دعا کیجئے کہ خداوند اپنے جلال اور بزرگی کے لئے آپ کو صحت تندرستی بخشے۔ ہمیں آپ کی جانب سے سخت تشویش ہے۔ یقین ہے کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ضرور خبر دیکر ہماری فکر کو دُور کرینگے۔

ہمیں آج ہی ایک دلشکن خبر پادری ایس۔ ایم پال صاحب فتحگڑھ یو۔ پی سے ملی ہے کہ ہمارے بزرگ اور محترم عزیز جناب پادری جے میکلین صاحب مصنف سرچشمہ مذاہب کی پیدایش ورد تناسخ مورخہ ۱۹ مارچ بوقت ۱۲½ بجے دن کے یکایک اس دارفانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرماگئے ہیں۔ آپ نورافشاں کے دیرینہ ناز بردار تھے۔ پادری ایس۔ ایم پال صاحب نے آپ کی سوانحعمری لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ وہ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غلط فہمی کی اصلاح

ہم نے پیشتر کسی نمبر میں لکھا تھا کہ ہمارے بعض دوستوں نے تحقیق الاسلام کی کچھ کاپیاں مسلم بھائیوں میں اپنے خرچ سے تقسیم کی ہیں اور مفت تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہم نے ناظرین نورافشاں سے التماس کی تھی کہ وہ ہمیں اپنے علاقہ سے مسلم بزرگوں کے نام بھی تبلائیں۔ لیکن ہماری التماس کا ہرگز یہ نمشانہ تھا کہ جن کے نام ہمارے پاس آجائینگے اُن سب کو ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور مفت کتاب نذر کر دیتی جائیگی حضرات ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور تحقیق الاسلام کو قیمت پر فروخت کرتی ہے اس کے پاس کتاب کے لئے وہی درخواست کریں جو اُسے خریدنا چاہتے ہیں۔

جو اصحاب تحقیق الاسلام کو خرید نہیں سکتے کیونکہ وہ ایسے غریب ہیں کہ اس کی قیمت نہیں ادا کر سکتے ایسے مسلم بھائیوں کے لئے تحقیق الاسلام کے مفت دینے کا اب تک کوئی انتظام نہیں ہوا ان کے لئے صرف یہی ایک صورت ہو کہ وہ اپنے علاقہ کے کسی مشنری صاحب یا پادری صاحب سے درخواست کریں کہ وہ اُن کو اپنی طرف سے تحقیق الاسلام ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے قیمتاً خرید کر کے آپ کو دیں۔

جن اصحاب نے تحقیق الاسلام خود خرید کر مسلم دوستوں کو کچھ کاپیاں دینے کا وعدہ کیا ہے اول تو وہ تھوڑی سی کاپیاں ہیں جو ہر ایک طالب کتاب کو نہیں ملسکتی ہیں دوم وہ کاپیاں چوٹی کے علماء کے لئے ہیں جن میں سے بہت سی کاپیاں بھیجی بھی جا چکی ہیں۔ لہذا ہمارے بھائیوں کو یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ تحقیق الاسلام مفت نہیں ملتی ہے۔ بلکہ قیمت پر فروخت ہوتی ہے +

مذہبی دنیا میں انقلاب پیدا کرنیوالی کتاب

تحقیق الاسلام کی بابت ہمعصر روزانہ ملاپ مطبوعہ ۲۱ مارچ میں حسب ذیل خیالات ظاہر کرتا ہے۔ جنکو ناظرین نور افشاں کی ضیافت کے لئے درج کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

حقیقی اسلام اور نقلی اسلام پر ایک جامع کتاب

اس وقت دنیا میں ۳۲ کروڑ مسلمان ہیں جو اسلام کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہتر فرقوں میں منقسم ہو چکے ہیں اور باہمدگر اصولی امور میں زمین و آسمان کا اختلاف رکھتے ہیں اور ان اصولی تفرقات میں متواتر و متوالی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موجودہ اسلام درحقیقت کعبہ پرستان عرب کے دین کی وہ صورت ہے جب حضرت محمد صاحب کی وفات کے بعد انکے منافق صحابہ نے اسلام کے نام سے جاری کیا۔ عرب لوگوں کے آبائی دین کے رب۔ کعبہ۔ حج لوازمات حج۔ کعبہ رُخی نماز اور ہلال وغیرہ کو ایسی اسلام نما شکل و ترتیب دی ہے کہ اُسے مسلمان کہنے والوں نے اب تک اسلام سمجھا اور غیر مسلم دنیا بھی غلطی سے اسی کو اسلام قرار دیتی رہی۔

اس اُلجھی ہوئی اور پیچیدہ گتھی کو سلجھانے کے لئے "نور افشاں" لاہور کے ایڈیٹر پادری غلام مسیح صاحب نے ایک کتاب **تحقیق الاسلام** لکھی ہے جس میں صرف قرآن۔ احادیث۔ اور اقوال المسلمین کے حوالجات کی بنا پر اصل اسلام اور حنفیت میں امتیاز قائم کر کے اسلام پر دو حصے اور غیر اسلام پر ایک حصہ تیار کیا ہے۔ اس میں ثابت کیا ہے کہ مسلمان غلطی سے موجودہ اسلام نما حنفیت کو اسلام کا نام دے کر اسلام۔ بانئے اسلام اور اس کی زندگی اور تعلیم کو بدنام کرا رہے ہیں۔ کتاب کے پہلے دو حصص "حقیقت الاسلام" اور "اہل الاسلام" کے نام سے طبع ہو چکے ہیں جو کہ دس آنہ (۱۰) فی حصہ علاوہ محصول ڈاک پنجاب ریلجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے ملسکتے ہیں حصہ اول و دوم کی ضخامت ۱۳۰ اور ۱۸۶ صفحات کی ہے حصہ سوم موسومہ بہ غیر اسلام زیر طبع ہے

مذہبی دنیا میں یہ کتاب انقلاب لانیوالی کتاب ثابت ہوگی۔

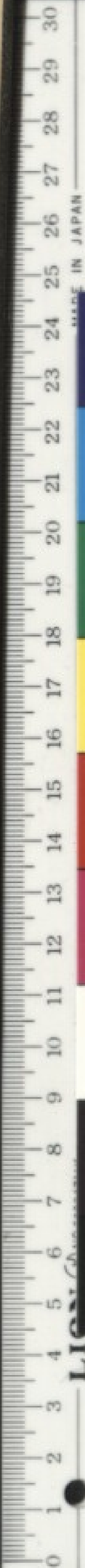
اگر ہندوستان عروس فتح سے بغلگیر ہونا چاہیں تو اُنہیں چاہئے کہ صبر سے کام لیں۔ مطالبات کی تدوین دانشمندی سے کرکے حکومت پر اعتماد یا بھروسہ رکھیں۔

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

انجمن اسلامیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ

سطور ذیل میں مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر کا بخوف طوالت اس قدر جواب دیا گیا ہے کہ اختصار میں بمشکل اپنے مفہوم کو ادا کر سکے ہیں حقیقت میں یہ کئی مستقل مضامین ہیں جن پر جداگانہ طور پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن ایک ہی اشاعت میں نظر و نقد کرنا اختصار کا مقتضی ہے اور بمصداق عاقل را اشارہ کافیست ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

صداقت اسلام میں سب سے بڑی دلیل جو مفتی صاحب نے پیش کی۔ وہی سب سے کمزور بودی اور حقیر ہے۔ اصول و احکام اسلامی کا سہل اور قابل عمل ہونا ہی اُن کے نزدیک ایسی قاطع و ساطع برہان ہے جو دین اسلام کو دین حق ثابت کرتی ہے اور باقی ادیان بالخصوص عیسویت کو نہایت ناکامیاب اور باطل۔ ہم حیران ہیں کہ اسی دل و دماغ کے ساتھ اور اسی منطق و فلسفہ کے بل پر آپ نے بلاد یورپ و امریکہ کو حکمت سکھانے کے لئے یہ دور دراز سفر اختیار کیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نہ ہر وہ چیز جس پر عمل کرنا آسان ہے۔ اخلاقاً بھی مستحسن و مرغوب ہوتی ہے۔ بلکہ عموماً اس کے برعکس۔ جو لوگ کھلے دروازے سے داخل ہونے کے عادی ہیں۔ ان کی بگڑی ہوئی طبائع پر تو لاریب مسیحی اخلاقی تعلیم بارگراں معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی۔ نیکی۔ اخلاق اور مدارج عالیہ کے حصول کے لئے سعی بلیغ درکار ہے اور یہ بہ نسبت ادنیٰ انسانی خواہشات کی تقلید نفس کی پیروی اور رسوم و رواج کی پابندی کے نہ صرف دشوار بلکہ نہایت دشوار ہے۔ اور جس نسبت سے راستبازی اور نیکی کا معیار بلند ہوتا جائے



اُسی مناسبت سے اس پر عملدرآمد کارے وارد کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جو اسوۂ حسنہ ایک عیسائی کے سامنے ہے۔ اس پر بجز خدا سے طاقت و توانائی اور توفیق حاصل کرنے کے کوئی بشر اپنی قوت وہمت سے عمل نہیں کرسکتا اور انہیں معنوں میں اُسے "تنگ راستے" سے منسوب کیا گیا ہے۔ پس مسیحی تعلیم کا بجائے سہل الحصول کشادہ اور انسانی خواہشات کے مطابق ہونے کے مشکل اور ریاضت طلب ہونا ایک حسن ہے نہ کہ قبح۔ کون صاحب فراست اخلاقِ حمیدہ مثلِ رحم، سخاوت اور دوسروں کی بھلائی و بہتری چاہنے کو اس لئے مذموم قرار دے کہ ان پر عمل کرنے کے لئے دل اور گردا درکار ہے اور ظلم و تعدی، قتل و غارت، ہوا و حرص، لوٹ کھسوٹ اور کثرت ازدواجی کو جائز ٹھہرائے۔ اس بنا پر کہ ایسے افعال و اعمال کے لئے انسان اپنی طبیعت کو آمادہ پاتا ہے۔ سچ پوچھو تو نیکی کی ہماری نظر میں قدر و قیمت ہے تو اسی وجہ سے کہ وہ کوئی عام بات نہیں۔ اور نہ آسانی سے ہو سکتی ہے۔ اس کو زیادہ آسان اور عام بنا کر گویا اس کی قدر کم کی جاتی ہے۔ پس قابلِ عمل ہونا اور چیز ہے اور کسی شے میں حقیقی خوبیاں ہونی امرِ دیگر ہے۔ مگر مسیحی تعلیم کو ہم ناقابلِ عمل بھی نہیں کہتے اس پر عمل کرنا مشکل ضرور ہے۔ اور بجز تائید خداوندی کے ہو بھی نہیں سکتا۔ مگر یہ ایک جدا بات ہے۔

سلاطین زمن میں ملک گیری کی ہوس اگر انہیں فتنہ انگیزی و مدافعت۔ کینہ پروری اور انتقام پر مجبور کرتی ہے جیسا کہ دول یورپ کی نسبت مفتی صاحب نے کہا تو یہ اخلاقی نکتہ نگاہ سے موردِ الزام ہے اور نہ یہ کوئی مذہبی فرض ہے جسے حکومتیں خون بہا کر ادا کرتی ہیں۔ اسلام نے بے شک ایسے مواقع پر "رازِ ہستی" سکھایا۔ یعنی خود غرضانہ خواہشات کے لئے مقاومت و مدافعت کا گر بتایا۔ لیکن اس کے خلاف مسیحی دین نے یہ سکھایا کہ رازِ ہستی اس سے کہیں اعلیٰ و بالا ہے کہ دوسروں کو مٹا کر اپنی حیات کا سلسلہ قائم رکھا جائے۔ بلکہ لکھا ہے کہ "جو کوئی اپنی جان بچایا چاہے اُسے کھوئیگا۔ پر جو کوئی جان کھوئیگا اُسے پائیگا (متی ۱۶: ۲۵) اور بقول پولس کوئی اپنی بہتری نہ ڈھونڈھے بلکہ دوسرے کی۔ رازِ ہستی بس یہی ہے کہ دوسروں کے لئے اس ہستیِ ناپائیدار کو نثار کرکے حیاتِ ابدی کے وارث بنیں۔ اس لطیف و عمیق راز کے مقابل خود غرض زندگی کسی عارف اور حق شناس کی نظر موت سے بدتر ہو۔ ہاں اس بے غرضانہ خود انکار زندگی پر عمل کرنا مشکل ضرور ہے۔ اور یہی اس کی خوبی ہے۔ جسے ناقابل عمل اے قباحت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

کفارے پر جو اُنہوں نے اعتراض کیا اُس کا باعث اُن کی کم فہمی ہے اور کچھ انہیں پر موقوف نہیں بہت لوگوں پر اس کا صحیح مفہوم مجہول و مستتر ہے۔ مسیح کا کفارہ اُس شخص کے ذنوب و جرائم کے لئے نہیں جو ارادتاً اور عمداً حق کی پہچان کے بعد بدی پر تلا رہے۔ بلکہ انسان سے بتقاضائے بشریت چونکہ سہو خطا اور عصیان کا امکان ہے۔ اسلئے ایسی خطاؤں کا معاوضہ مسیح نے خود قربان ہو کر دیا۔ ورنہ گناہ کی نسبت تو لکھا ہے کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شیطان کا ہے (یوحنا ۳: ۸) اور بعد اس کے کہ ہم نے سچائی کی پہچان حاصل کی ہے۔ جان بوجھ کر گناہ کریں تو پھر گناہوں کے لئے کوئی قربانی باقی نہیں۔ مگر عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور آتشی غضب جو مخالفوں کو کھا لیگا (عبرانیوں ۱۰: ۲۸) اور جس میں مسیح کی روح نہیں وہ نامقبول ہے۔ اس لئے کفارہ مسیحی کے لئے اور مسیحی وہ نہیں جو حضرت مسیح کے اپنے الفاظ میں "مجھے خداوند خداوند کہتا ہے۔ بلکہ وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے"۔ (متی ۷: ۲۱) مسیحی وہ ہے جو مسیح سے حقیقی اور ذاتی تعلق رکھتا ہے سو وہ جو اس میں اس طرح پیوست ہو جاتا ہے۔ جیسے ڈال پات میں۔

اور ہاں مفتی صاحب پر روشن ہو کہ اعمال شنیعہ اور افعال ممنوعہ کی اس سے ایک بڑی سزا بھی ہے جو حکومتِ وقت ملزمین کو دیتی ہے اور وہی گناہ کی حقیقی سزا ہے ورنہ اس جہان میں تو سینکڑوں بےگناہ سزا پاتے اور اس سے زیادہ تعداد میں گناہگار بچ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ قوانین کو بھی لوگوں کے اخلاق و نجات سے کوئی علاقہ نہیں۔ ملکی انتظام کے لئے اگر مسٹر جان کو ایک سپاہی سرقہ کے جرم میں گرفتار کر لیتا ہے اور عیسائی جج اُس پر قید کا فتویٰ لگاتا ہو تو یہ حکومت کا فعل ہے جس سے ملکی اغراض مثل انضباط نظم و قیام امن وابستہ ہیں نہ کہ مجرم کی حقیقی خیر خواہی محبت اور ہمدردی چنانچہ کئی ایک ایسے افعال ہیں جو مذہباً اور اخلاقاً قبیح و رذیل اور انسان کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ لیکن قانوناً سزا کے لائق نہیں۔ کیونکہ اُن سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ نہیں۔ مثلاً زنا۔ جوا اور شراب عام صورتوں میں جرم متصور نہیں ہوتے زنا کا ارتکاب علانیہ ہو سکتا اور ہوتا ہے قانون مطلق گرفت نہیں کرتا۔ سوائے ایک صورت کے جبکہ جبر تشدد کے ساتھ کیا جائے۔ اسی طرح قمار بازی ایک باحیثیت آدمی کے لئے جس کے ذرائع آمدنی پر شک نہ ہو جرم نہیں۔ اور نہ ہی شراب بجز اُس حالت کے کہ میخوار مستالا ہو کر نقص امن کا باعث ہو۔ پس حکومت جو کچھ کرتی ہے دینی اور مذہبی اغراض سے نہیں کرتی اور نہ حکومت کا قانون

معافی سے آشنا ہے۔ پھر خدائی بادشاہت کے فرزند اس کے لئے کیوں عذر خواہی کریں۔ سزا کی جو دو اغراض ہوا کرتی ہیں ایک انتقام کا لینا دوسرے اصلاح مجرم۔ ان میں سے از روئے مسیحیت صورت اول ممنوع و حرام اور صورت ثانی جائز ہے۔ (باقی آئندہ)

غلام احمد۔

شاعر اور ماعر

معزز ناظرین "زر افشان" نے "شاعر" اور "ناعر" کے الفاظ تو ضرور سُنے ہونگے۔ لیکن "شاعر" اور "ماعر" کی بحث شائد اُن کی نظر سے نہ گذری ہو۔ اس لئے ہم بغرض تفنن طبع حسب ذیل واقع درج کرتے ہیں خاک پاک شیراز کے قادر الکلام شاعر حضرت "عرفی" ایک دن کسی باغ میں بغرض تفریح تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بگڑے دل اور سر پھرے "ماعر" صاحب تشریف رکھتے تھے۔ حضرت عرفی نے اُن سے دریافت کیا۔ تو کیستی؟

ماعر۔ تو کیستی؟

عرفی۔ من شاعرم

ماعر۔ من ماعرم

عرفی۔ ماعر کرا می گوید؟

ماعر۔ شاعر کرا می گوید؟

عرفی۔ شاعر او کہ شعرے گوید۔

ماعر۔ ماعر او کہ معرے گوید۔

عرفی۔ معر کرا می گوید؟

ماعر۔ شعر کرا می گوید؟

عرفی۔ شعر کلام موزوں را میگویند کہ در بحرے گفتہ مے شود۔

ماعر۔ معر ملام موزوں را میگویند کہ در معرے مفتہ مے شود۔

عرفی۔ قدرے از معر بگو۔

ماعر۔ قدرے از شعر بگو۔

عرفی۔ کبک از رفتار او گشتہ خجل

ماعر۔ مبک از مفتار او مشتہ مجل

حضرت عرفی آخر ماعر صاحب کی ان حاضر جوابیوں سے عاجز آ گئے۔ اور باغ سے چپکے ہی ایک طرف کھسک گئے۔ فی زمانہ "زر افشان" میں بھی ماعروں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ جنکی اُلٹی سیدھی تاویلیں بچارے شاعروں کی دال کم گلنے دیتی ہیں۔ اور یہ فن شریف روز بروز رو بہ تنزل ہے۔

ہمارے قبلہ حضرت پادری غلام مسیح صاحب مدظلہ نہیں معلوم کن مرموز مصلحتوں کی بنا پر یہ تماشا دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ چوہدری

نیک نمونہ اور اچھی نظیر

از چوہدری غلام حیدر

مشہور مقولہ ہے کہ "اُنظُر اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُر اِلیٰ مَن قَالَ (یعنی باتوں کا خیال رکھو کہنے والے پر نہ جاؤ) لیکن اس متحرک مٹی کے گولے پر ٹھیک اس کے برعکس عملدرآمد ہو رہا ہے۔ گویا اس جہان کی کل کائنات زبانِ حال سے پکار رہی ہے کہ "جو تم کرو گے وہی ہم کرینگے۔ زبانی جمع خرچ ہمارے نزدیک دروغ افسانے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا" عمل اگرچہ نطق سے محروم ہے۔ مگر سب سے بڑا معلم ہے۔ عمل کا درجہ لفظی فضول خرچی سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ پند و نصائح بلاشبہ ہمارے لئے چراغ راہ ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ فانی انسان نصیحت کے عملی برتاؤ ہی کو دیکھ کر استفادہ حاصل کرتا ہے۔ نصیحت کے عمدہ اور مفید ہونے میں کس کو کلام ہے۔ مگر جب تک نصیحت عمل کی کسوٹی پر کسی نہ جائے۔ بالکل غیر موثر اور بے نتیجہ ہے۔ جو کچھ ہم آنکھوں سے سیکھ سکتے کانوں سے ہرگز اس قدر حاصل نہیں کر سکتے۔ ایام طفولیت میں ہم زیادہ تر آنکھوں ہی سے سیکھتے ہیں۔ بچے اپنے والدین وغیرہ کو جس طرح کرتے دیکھتے ہیں فوراً اس کی نقل اُتارتے ہیں۔ بالفاظ دیگر بچوں کی مثال بعینہٖ ان کیڑوں کے مشابہ ہے جو جس شجر پر سکونت اختیار کرتے ہیں اُسی روپ کو دھار لیتے ہیں۔ اس لئے بچپن میں عمدہ تعلیم کا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ مکتب میں کیسی ہی احسن اور عمدہ تعلیم کیوں نہ ہو۔ مگر جو کچھ ہم گھر سے سیکھتے ہیں اُس کا اثر تمام بیرونی تعلیموں سے قوی اور غالب ہوتا ہے۔ ماں کی گود میں بچے کا پہلا مکتب ہے۔ جو تعلیم بچہ ماں سے سیکھتا ہے وہ گور تک نہیں بھولتی۔ تمام قومیں اپنے گہواروں ہی میں بنتی اور بگڑتی ہیں ؎

جاہل ہیں جنکی مائیں جاہل ہیں اُنکے بچے
کاہل ہیں جنکی مائیں کاہل ہیں اُنکے بچے

چھوٹی چھوٹی باتیں بڑی باتوں کی پیش خیمہ ہوتی ہیں اور بعض اوقات ایک ادنیٰ اشارے کا اثر نقش کالحجر ہو جاتا ہے۔ جس سے اہم نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ مسٹر ولیسٹ خاک امریکہ کا اپنے وقت کا بے نظیر مصور تھا۔ جو انگلستان کے بادشاہ کے الطاف کا خاص مورد ہوا وہ لکھتا ہے۔

میں نے ایام طفولیت میں ایک دفعہ کمال محنت شاقہ سے ایک تصویر کھینچی۔ میرے نزدیک یہ ایک نہایت ہی عمدہ اور پیاری تصویر تھی۔ میں دوڑا دوڑا اپنی والدہ کے پاس لے گیا۔ والدہ دیکھ کر مسکرانے لگیں اور خوش ہو کر پیار سے میرا بوسہ لے لیا



اس بوسے کا یہ اثر ہوا کہ آخر میں امریکہ میں چوٹی کا مصور ہو گیا۔"

بالشبہ اگر مائیں زیور تعلیم سے آراستہ اور فہمیدہ ہیں اور موقع محل پر اسی طرح اپنے نور چشموں کا حوصلہ بڑھایا کریں اور بے محل لاڈ۔ پیار اور بھونڈی محبت سے بچوں کو خراب نہ کریں تو ملک اور قوم کی سب سے بڑی ترقی ہو ؎

عورات کو پڑھاؤ عورات کو پڑھاؤ
کب جاہلوں سے ہوگا بچوں کا رکھ رکھاؤ

زمانہ طفولیت کی چھوٹی چھوٹی باتیں عالم شباب میں بڑے بڑے اہم نتائج پیدا کیا کرتی ہیں۔ زمانہ شباب میں خوش و خرم یا مغموم رہنا ایسی ہی ادنیٰ باتوں پر موقوف اور منحصر ہے۔ اس عجوزۂ فرتوت میں جن اشخاص کی ذات ستودہ صفات سے بنی نوع انسان کو سب سے زیادہ استفادہ حاصل ہوا اور جنکی اچھائی اور نیکی کا اثر آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے وہ عموماً نیک اور تعلیم یافتہ ماؤں ہی کی گود میں پلے تھے۔ جنرل بینگ ٹویل جو برطانیہ عظمیٰ کا ایک بہادر اور شجاع جرنیل تھا۔ لکھتا ہے:۔

"جتنی ہدایات اور نصائح میری والدہ نے مجھ کو کی ہیں اگر ان کا موازنہ تمام جہان کی ہدایات اور نصائح سے کیا جائے تو تمام عالم کی ہدایات اُن کے پاسنگ کو بھی نہ پہنچیں"

والدین گر چاہیں کہ اُن کی اولاد صالح اور خوش خصلت ہو تو اُن کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ حُسنِ اخلاق اور راست کرداری کا خیال رکھیں۔ مولانا حکیم نور الدین صاحب کا نمونہ مسیح کی کالی اور گوری بھیڑوں کا نصب العین ہونا چاہئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے پاس جانے سے پیشتر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لیا کرتا تھا کہ خدایا مجھے نیک اور صالح اولاد عطا کیجو۔ چنانچہ خدا نے اُن کی دعا سُن لی۔

کوئی انسانی فعل ایسا نہیں جس سے لاانتہا نتائج پیدا نہ ہوتے ہوں بھلے اور بُرے کام ہمیشہ زندہ رہتے اور ثمر پیدا کیا کرتے ہیں۔ ہاں یہ ممکنات سے ہے کہ وہ ہماری آنکھوں سے پنہاں ہوں ذلیل سے ذلیل اور حقیر سے حقیر آدمی بھی ہرگز یہ دعوٰے نہیں کر سکتا کہ کسی دوسرے پر اس کے قول و فعل کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس دنیا کی ساری کائنات میں کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو کسی سے جدا ہو۔ سبکے سب ایک سلک میں منسلک اور ایک زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ہر ایک دوسرے کا محتاج ہے۔ ہر بشر اپنی نیکیوں اور برائیوں سے دنیا کی نیکیوں اور برائیوں کی تعداد بڑھا اور گھٹا رہا ہے جس طرح متقدمین کے اقوال و افعال کا اثر ہم پر ہے اسی طرح ہمارے اعمال کا اثر مستقبل میں آنیوالی اقوام پر ہوگا۔ انسان کی موجودہ حالت صدہا برس کی دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ گویا ہزارہا برس کی اقوام ایک دوسرے کے شانوں پر ہاتھ رکھے استادہ ہیں اور موجودہ اقوام بھی اپنے اقوال و افعال کے متقناطیسی سلسلے کو آئندہ نسلوں میں جاری رکھینگی یعنی بشر کا فعل فنا در باد نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ممکنات سے ہے کہ اس کا جسم عنصری ہوا میں ملکر لاپتہ ہو جائے۔ مگر بھلے اور بُرے افعال ہمیشہ اپنا اثر پیدا کرتے ہی رہینگے ؎

زندہ است نام فرخ نوشیرواں بعدل
گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند

اگر یہ مدمغ انسان اس فصیح و بلیغ مضمون پر تدبر اور تفکر کرے تو اس پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ اس پر کتنی بڑی ذمہ داریوں کا جوا ہے۔ مسٹر بیچ لکھتا ہے:۔

"اس جہان فانی کے ذرہ ذرہ میں انسان کی نیکی اور بدی کا اثر موجود رہتا ہے۔ اور رہتی دنیا تک رہیگا"۔

چوہدری

بعض خریداران نور افشاں کیلئے آخری نمبر

ہمارے قدردان خریداران نور افشاں کی طرف سے ہر روز ہمیں منی آرڈر ملتے رہتے ہیں جن کی قدردانی ہماری ہمت افزائی کا موجب ہے۔ لیکن بعض بالکل خاموش ہیں۔ نہ اُنہوں نے چندہ بھیجا ہے نہ چندہ بھیجنے کی مہلت طلب کی ہے ہم اُن کی خاموشی سے شبہ میں پڑ گئے ہیں کہ نا معلوم وہ اخبار کو پڑھتے ہیں یا نہیں یا وہ دنیا میں موجود بھی ہیں یا نہیں؟ اگر اُن کے لئے اخبار کا وجود و عدم وجود مساوی ہے تو ہم اخبار کے خرچ کا ایسے اصحاب کے لئے برداشت کرنا مناسب نہیں جانتے۔ اس لئے ایسے بے زبان اور خاموش اصحاب کے لئے جن کا شمار پچاس تک ہے ہم یہ آخری نمبر روانہ کرتے ہیں۔ اپریل کے لئے ہم کچھ زائد کاپیاں اُن دوستوں کے لئے بچانے کی کوشش اس شرط پر کرینگے اگر وہ ہمیں یہ لکھدینگے کہ ہم اپنے چندے بھیجنے کو تیار ہیں۔

مینیجر نور افشاں

متعدد خبریں موصول ہوئی ہیں کہ اہل مراکش نے ہسپانوی فوجوں کے دھوئیں اڑا دیئے ہیں۔ لنڈنی تار ہے کہ عراق کے وزیر انصاف خالد توفیق کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

باباجی کا تھیلا

ملک امریکہ میں ہزارہا میلوں میں گھنے جنگل کھڑے ہیں اور جب کبھی ان میں آگ لگجاتی ہے تو کئی میلوں تک پھیل جاتی ہے۔ اس لئے وہاں بلند ترین درختوں کی چوٹیوں پر مچان بناکر نگہبان بٹھا دیتے ہیں۔ جنوبی کیلیفورنیا میں ایک مچان ۱۳۲ فٹ بلند درخت کی چوٹی پر بنایا گیا ہے۔ جو کہ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی کی شکل کا ہے۔ اس میں دوربین کے ذریعہ ۲۰۰ میل تک چاروں طرف جنگلات کی نگہداشت کی جاتی ہے اور جب آتشزدگی کا وقوعہ ہو جائے تو نگہبان فی الفور ٹیلیفون کے ذریعہ صدر مقام کو خبر کر دیتا ہے۔

بازناساز۔ ملک الاسکا میں ایک قسم کا باز ہے جو صرف سامن قسم کی مچھلی پر گذارہ کرتا ہے۔ سرکار نے چندسال ہوئے اعلان کیا کہ اس باز کو مارنے پر انعام دیا جائیگا چنانچہ اب تک ۸۰ ہزار باز مارے گئے ہیں۔ اگر یہی رفتار رہی تو اس جانور کا بالکل نام ونشان مٹ جائیگا۔

زلف بیش قیمت۔ مشہور انگریز شاعر ملٹن نامی کی ہر ایک زلف مسز جی۔ ڈی سمتھ کتب فروشان نیویارک کے قبضہ میں ہے۔ جنہوں نے اسے ایک ہزار ڈالر کے عوض فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

تحریر سے تشخیص۔ سان فرانسکو کا ایک ڈاکٹر ابرام نامی فوت ہوگیا۔ اُس نے دعوے کیا تھا کہ میں طرز تحریر سے ہی ہر ایک شخص کے مرض کی تشخیص کرلیتا ہوں۔ دنیا میں بے شمار ڈاکٹر اس کے معتقد ہوگئے تھے۔

قبل از مسیح۔ نیوگنی ملک جنوبی افریقہ میں دریافت ہوا ہے کہ مسیح کی پیدائش سے چند سال پہلے رومی لوگ یہاں پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ اس ملک کی زبان میں لاطینی کے الفاظ اس بات کی صداقت کا ثبوت ہے۔ اگر یہ بات درست ہو تو امریکہ کو دریافت کرنے والا کولمبس نہ تھا۔

ناریل۔ برما میں ہند سے ہر سال دس لاکھ روپیہ کا کھوپرا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں اس کے درخت بہت ہی کم ہیں۔

ٹریٹوریل فوج۔ ہند میں ٹریٹوریل فوج کی کل تعداد ۱۵۵۹۵ ہے اور ۴½ ہزار ابھی اور بھرتی ہوگی۔ اس فوج کے ہر ایک آدمی پر صرف ۲۶ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔

ریل کی بیل ۱۹۲۲ء میں ہندوستان میں ریلوے لائن کی کل لمبائی ۱۷۹۱ ۳۷،۳ میل تھی جس میں سے ۲۷،۵۲۰ میل سرکار کی ملکیت ہے۔ تمام ریلوں پر ۶۶۹۲۱۹۰۰۰ روپیہ کا سرمایہ روکا گیا تھا جس پر سرکار کے حصہ میں ۱۲۱۹۹۰۰۰ منافعہ آیا حالانکہ سال ماسبق میں ۹۲،۳۰۰۰ کا نقصان بھگتنا پڑا تھا۔

ریاستیں۔ ہندوستان میں ۷۰۰ سے ۸۰۰ تک دیسی ریاستیں ہیں اور جملہ ۳۳ کروڑ آبادی میں سے تقریباً ۷ کروڑ رعایا دیسی ریاستوں میں آباد ہے۔ ان دیسی ریاستوں میں سب سے بڑی نظام کی ریاست ہے۔

سونا۔ الاسکا میں سے اب تک ۶½ کروڑ پونڈ سونا برآمد ہوچکا ہے۔

موٹر مارے ۱۹۲۳ء میں امریکہ میں موٹروں کے حادثات سے ۱۱۰۰۰ آدمی مارے گئے

زیرزمین مسافر۔ لندن کے زیرزمین سٹیشن وکٹوریہ سے گذرے سال ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ مسافروں کا گذر ہوا۔ یہ تعداد ۱۹۱۴ء میں صرف ۱ کروڑ ۷۰ لاکھ سے بڑھی ہے۔ یا یہ سمجھو کہ لنڈن اعظم کی آبادی تمام کی تمام تین دفعہ اس سٹیشن سے گذر چکی ہے۔

تیل کا کھیل۔ امریکہ میں مٹی کے تیل کے نکاس میں تنزل رونما ہونے لگا ہے جس سے کہ تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔

کیوں مرا؟ شاہ مصر فرعون توت ریخ امان کی جو لاش محیط شدہ اب برآمد ہوئی ہے ڈاکٹر صاحبان اس کو ایکس ریز سے دیکھ کر معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کس مرض سے مرگیا۔

منزل مقصود گم۔ اکثر اوقات ایک ہی نام کے کئی شہر ہونے کے باعث خطوط کے پہنچنے میں گڑبڑی واقع ہوجاتی ہے چنانچہ انسپکٹر جنرل ڈاکخانہ امریکہ نے ہدایت جاری کی ہے کہ آئیندہ نئی آبادیوں کے نئے نئے نام رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ اس وقت واشنگٹن جو کہ دارالخلافہ ہے اس کے ہمنام ۲۷ اور شہر ہیں۔ ۳۱ شہروں کے نام جن میں فرنکلن اور ۳۰ کے اکسفورڈ اور مانچسٹر۔ ۲۰ یوریکا۔ ۱۴ ایلنڈ ۱۸ ارکاڈیہ اور ۱۵ ہوپ ہیں۔ اب اگر ایک خط مسٹر فلپ بلیمتھ۔ یو۔ ایس۔ اے کے پتہ پر روانہ ہو تو بعض اوقات ۲۰ مختلف صوبجات میں گردش کر چکنے کے بعد اصل مقام پر پہنچتا ہے۔ لوگوں کو نئے نام نہیں ملتے۔

پہلا تاجدار انگریز۔ سب سے پہلا انگریز جس کی تاجپوشی کی رسم عمل میں آئی وہ الفریڈ اعظم کا بیٹا اڈورڈ دی ایلڈر ہے۔ جسے ۹۰۲ء میں وٹ سٹن کو تاج پہنایا گیا۔

ٹوبل منطق۔ پہلے زمانہ میں لوگ زلزلہ کو قہر آسمانی سمجھتے تھے۔ جو کہ دنیا کے گناہوں کے باعث نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ ۱۷۵۵ء میں جب زلزلے

شہر لزبن برباد ہوا تو یورپ کے پروٹسٹنٹ مسیحیوں نے خوشیاں منائیں کہ بیدین رومن کیتھولک لوگوں پر قہر الٰہی نازل ہوا ہے - اور انہوں نے اپنے کئے کی سزا پائی - لزبن میں چند پروٹسٹنٹ بھی تھے - جو رومن کیتھولک بچ نکلے انہوں نے کہا کہ خدا نے ہمیں اس نافرمانی کی کہ ہم نے پروٹسٹنٹوں کو اپنے ساتھ رکھنا گوارا کیا تھا خوب سزا دی ہے چنانچہ انہوں نے عزم صمیم کر لیا کہ اگر غضب الٰہی سے بچنا منظور ہو تو پراٹسٹنٹوں کو ضرور رومن کیتھولک بنا لیا جائے

بلوری نمک کا شہر - کپتان انگس بکینن نے صحرائے اعظم افریقہ میں ۳۵۰۰ میل تک سفر کر کے عجیب و غریب دریافتیں کی ہیں - چنانچہ وسط صحرا میں ایک شہر فاشی نام پایا جو کہ بلوری نمک سے بنا ہوا ہے - یہ شہر اس قدر مستحکم و مضبوط بنا ہوا ہے کہ ریگستان کی طرز جنگ سے اسے کوئی نقصان نہیں - شہر فاشی کے بازار و کوچے صرف ایک گز فراخ ہیں

نقاب پوش مرد - شہر فاشی کے تمام مرد نقاب پوش رہتے ہیں - ان کا مقنع ایک باریک سیاہ کپڑے کا ہوتا ہے - یہ ٹکڑا ۳ گز طویل اور صرف ۲ انچ عریض ہوتا ہے - اس کو تمام سر کے گرد لپیٹ کر چہرہ ناک کان اور سب اعضا ڈھانک لئے جاتے ہیں - ان کی عورتیں بالکل بے نقاب رہتی ہیں - مگر خوش رنگ خوبصورت اور نازک بدن اس قدر کہ اگر نوجوان لڑکیوں کو لنڈن سے خوبصورت شہر میں لایا جائے تو وہ لنڈن میں بھی بہت حسین سمجھی جائیں - خدا جانے انگریز ان کو سفید نسل کہینگے کہ نہیں؟

مصر کے اخبارات - جس قدر زیادہ اخبار بین ہونگے - اسی قدر پولیٹیکل عروج بلند ہوگا - ملک مصر میں آجکل ۱۶۶ روزانہ اور ہفتہ وار اخبار شائع ہوتے ہیں - ان میں سے ۱۴۹ عربی زبان میں - ۲ فارسی میں ۳۶ یورپی زبانوں اور تین اخبارات مشرق اور مغرب کی مشترکہ زبانوں میں نکلتے ہیں - قاہرہ سے ۱۰۵ - سکندریہ سے ۴۶ اور باقی چندرہ دیگر مقامات سے جاری ہوتے ہیں

قاہرہ اور لنڈن - لنڈن کی آبادی ۷۰ لاکھ ہے اور قاہرہ دار السلطنت مصر کی صرف ۸ لاکھ مگر قاہرہ سے ۲۲ روزانہ اخبار شائع ہوتے ہیں اور اتنے روزانہ اخبار لنڈن سے بھی نہیں نکلتے - اس امر میں قاہرہ کو لنڈن پر فوقیت حاصل ہے - فان

خبریں

غیبی امداد - بمبئی کے پارسی پادری خورشید جی - ایچ - جی - بی - اے - کی لڑکی مذہبی تعلیم کے لئے امریکہ جانے کو تیار ہوئی تو اس کے خیرخواہوں نے سو روپیہ ماہوار وظیفہ دینے کے لئے چندہ کی فہرست کھولی لیکن پرسوں پیر کے دن ایک موٹر شوفر کہیں سے آیا - اور مس موصوفہ کے باپ کے ہاتھ میں ایک بند لفافہ دیکر کسی قسم کی بات چیت کئے بغیر چلا گیا -

پادری جی نے لفافہ کھولا تو اس میں سے دس دس ہزار کے دو اور ایک ایک ہزار کے پانچ نوٹ نکلے - ساتھ ہی رقعہ تھا کہ آپ کی دختر کے سفر امریکہ کے لئے یہ رقم حاضر ہے - اب اسے اختیار ہو کہ مذہبی یا کسی اور مفید تعلیم پر خرچ کرے - تاحال کچھ پتہ نہیں چلا -

ہولیوں پر فسادات - شامت اعمال سے اس دفعہ بھی ہولی کے دنوں میں کلکتہ - امرتسر - چنیوٹ - لاہور وغیرہ کئی مقامات پر فساد ہوگیا جن میں سے چنیوٹ کا فساد کچھ زیادہ اہمیت رکھتا ہے -

بقول نامہ نگار ٹائمز شام کی سرحد پر فرانسیسی فوج اور عربوں کی ایک مسلح جماعت میں زبردست جنگ ہوئی - فرانسیسی فوج کو ہزیمت اٹھانی پڑی جس کے سو آدمی مارے گئے فرانسیسی ہٹ آئے - عربوں نے تعاقب کیا - پھر سخت لڑائی ہوئی جس کا نتیجہ تاحال معلوم نہیں ہوا -

جرمنی و فرانس کا جھمیلا ختم نہیں ہوا - دن بدن یہ خبریں زیادہ گرم ہوتی چلی جارہی ہیں کہ جرمنی کی حالت بہت کچھ سنبھل گئی ہے - اس کے بیکاروں کی تعداد گھٹ گئی ہے - مالی ساکھ بحال ہوگئی ہے - بعض خبریں مظہر ہیں کہ اس کا فرانس پر حملہ کر دینے کا ارادہ ہے - حال ہی جرمنی میں ایک توپ ایجاد ہوئی ہے جس کا گولہ بجلی کے زور سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر جا مار کرتا ہے - اس توپ کے ذریعہ اگر جرمنی ملک فرانس یا سارے یورپ کو تباہ و برباد کرنا چاہے تو نہایت اطمینان اور امن و امان کے ساتھ گھر بیٹھے تباہ کر سکتا ہے اور تقریباً آدھ گھنٹہ میں سارے یورپ کو تباہ کر سکتا ہے - اگر وہ صرف ایک گولہ سے پیرس کو تباہ کرنا چاہے تو ایک زہریلا گولہ بجلی کی لاسلکی شعاعوں سے پیرس پر پھینک دے اور اس کو برباد کر دے - (النیر)

آجکل جرمنی کی نسبت دو عجیب خبریں اخباری دنیا میں گشت لگا رہی ہیں - دونوں حیران کرنے والی ہیں - ان میں سے ایک خبر تو یہ ہے کہ جرمنی نے اب تک ہتھیار نہیں اتارے ہیں - اس کی فوج کا شمار چالیس لاکھ کا بتلایا جاتا ہے - دوسری خبر اس سے بھی بڑھ چڑھ کر تمام دنیا کو حیران کرنے والی ہے جس کا لب لباب یہ ہے -

بجلی - مدت سے یورپی ممالک میں یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ جرمنی نے بجلی کی شعاعوں کا ایک جیب خنجر

استعمال دریافت کر لیا ہے۔ کہ وہ ہوائی جہازوں کو خواہ کتنی بلندی پر ہوں نیچے گرا لیتا ہے۔ موٹر کاروں اور جہازوں کو خواہ وہ کیسی ہی تیزی سے دوڑتے ہوں جہاں چاہے وہیں روک سکتا ہے۔

اس خبر سے یورپ و امریکہ میں سخت تشویش پھیل ہے۔ اگر جرمنی کی نسبت یہ خبر سچ ہو جائے تو جرمنی کے ہاتھ میں دنیا کے خونخوار جنگوں کا خاتمہ سمجھو۔ یہ دونوں خبریں تصدیق کی محتاج ہیں۔

دہلی ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے افغانی اسلحہ جو بمبئی میں روکے ہوئے تھے۔ افغانستان بھیجے جانے کا حکم دیدیا ہے۔ برطانوی سفیر جو دہلی میں تھا آج رات افغانستان کو روانہ ہو گیا۔

پشاور ۱۵ مارچ۔ ہفتہ رواں میں افغانستان سے ہندوستان میں آئے ہوئے مسافروں میں ایک عجیب و غریب ہندو لڑکی پشاور میں آئی ہے یہ لڑکی امیر امان اللہ خاں کی مصاحب خاص بیان کی جاتی ہے۔ اور معزول شدہ ہندو وزیر دیوان نرنجن داس صاحب کی صاحبزادی ہے۔ یہ لڑکی مردانہ لباس میں رہتی ہے سر کے بال کٹوا کر اور پگڑی باندھتی ہے۔ اس کا نام دیوان رادھا داس مشہور۔ اس کی عمر ۳۰ سال کے قریب ہے مگر اب تک اس کی شادی کہیں نہیں ہوئی۔ کہتے ہیں کہ امیر حبیب اللہ مرحوم نے بھی اسے اپنا مصاحب بنایا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ کسی کو شادی کی اجازت نہ تھی۔ اس وقت کا حال معلوم نہیں۔ یہ لڑکی سارے ہندوستان کا دورہ کرے گی۔

عراق عرب میں مسٹر ایم۔ سی روے کی زیر نگرانی [illegible] کی کھدائی ہو رہی ہے حال میں وہاں ایک ۶ ہزار ۴ سو سال کا پرانا مندر نکلا ہے۔ اس سے زیادہ پرانی عمارت دنیا میں کہیں نہیں ملتی۔ اس مندر میں سانڈوں کی مورتیاں ہیں۔ ایک سونے کا دانہ بھی ملا ہے جس پر اس مندر کو تعمیر کرانے والے راجہ "ان ید" کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔ یہ راجہ صاحب اس ملک میں حضرت عیسیٰ سے ساڑھے چار ہزار سال پہلے راج کرتا تھا۔

مسٹر جے۔ سی رابرٹس پریسیڈنٹ انجمن فردشان دہلی نے ایک سخت زہریلا اور بالکل ہی سفید رنگ کا سانپ پکڑا ہے۔ اس قسم کے سانپ ہندوستان میں بہت کم پائے جاتے ہیں۔

لارڈ ایر وزیر ہند نے لنڈن کے امپیریل کالج آف سائنس کے ایک جلسہ دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی یونیورسٹیوں سے ہر سال ۲۲ ہزار طالب علم گریجوایٹ نکلتے ہیں مجھے امید ہے کہ ہندوستان جیسے ممالک میں قومی کام سائنس کے اصول پر کیا جائیگا۔

ہم چند ہفتے پہلے یہ خبر دے چکے ہیں کہ شام میں ایک مدعی نبوت کا ظاہر ہوا۔ جسکو فرانسیسی حکومت نے گرفتار کر کے سخت قید میں دے رکھا ہے۔ اب ایک اخبار لکھتا ہے کہ اس کی گرفتاری کا کچھ اثر نہیں۔ بلکہ اس کے تابعداروں کی جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ اور انہوں نے ایک بلند پہاڑی پر اپنا مضبوط مقام بنا لیا ہے اور خفیہ انجمنوں کے ذریعہ اشاعت کر رہے ہیں۔ ان کا ایک خاص صندوق ہے جس میں سے وہ اپنے ہمخیالوں کی مدد کرتے ہیں۔ مزید ارباب یہ ہے کہ ان نالائقوں نے اپنے مدعی نبوت کے گھر کو قبلہ بنا لیا ہے۔ حج کے واسطے اطراف کے بدو بکثرت اس حلقہ میں داخل ہو رہے ہیں اور علویین کے بیشتر قبائل بھی شامل ہوتے جاتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ آئرلینڈ میں روساتی (النیزا) پہاڑ پر قومی اور جمہوری بے قاعدہ فوجوں کے درمیان ایک معرکہ ہوا ہے قومی فوجوں کا کمان افسر مارا گیا ہے۔ بے قاعدہ فوج کا ایک سپاہی گرفتار ہوا ہے۔ ضلع لیٹرم میں فوجی مستعدی کا اظہار ہو رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ مارچ۔ دریائے ٹیمز میں دو جہازوں میں تصادم ہو گیا۔ اس حادثہ میں ۸ ملاح مارے گئے۔ اور تین شدید مجروح ہو گئے۔

پیرس ۲۴ مارچ۔ بین الاقوامی ایکسپریس ٹرین اوسٹنڈ بیل سے جاتی ہوئی بینڈ ٹون کے قریب ایک مالگاڑی سے ٹکرا گئی۔ آٹھ مسافر ہلاک ہو گئے۔ اور گیارہ زخمی ہو گئے۔ گاڑی پوری رفتار سے جا رہی تھی جب وہ مالگاڑی سے ٹکرائی تو نہایت خوفناک نظارہ دیکھنے میں آیا۔

اشتہار

ضلع بلند شہر کے دواخانہ کے لئے ایک ہوشیار آدمی تھوڑی تنخواہ اور گھر پر کفایت کرنے والا درکار ہے۔ ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن یا ریٹائرڈ ڈسپنسر ہونا چاہئے۔ سرگرم مسیحی کے لئے خاصکر اچھا موقع ہو گا۔ تمام درخواستیں اسناد اور چٹھیوں کے ساتھ پتہ ذیل پر روانہ کی جائیں۔

المشتہر

پادری اے۔ جے ہاروے صاحب

سی۔ ایم۔ ایس۔

بلند شہر۔ یو۔ پی

گناہ

گذشتہ سے پیوستہ

زیادہ واضح مکاشفہ اس میں آلہی شریعت کا الہامی مقدس کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ پس جس قدر خدا کی ذات اور اس کی شریعت کا اعلیٰ تصور ہوگا۔ اُسی نسبت سے گناہ کا گہرا تصور ہوگا اور جس قدر یہ عرفان ادنےٰ ہوگا اسی قدر گناہ کا تصور ادنےٰ ہوگا۔ انجیل میں خدا پاک اور قدوس کہلاتا ہے۔ ایسا نور جس میں تاریکی کا ایک شائبہ پایا نہیں جاتا۔ اس لئے جو کچھ اُس کی ذات کے خلاف اُس کی قدسیت کے برعکس اُس نور کی ضد ہے وہ سب گناہ ہے۔ الٰہی شریعت میں عموماً انسان کے تین رشتے ظاہر کئے گئے۔ ایک رشتہ تو انسان کی اپنی شخصیت ہے دوسرا رشتہ خارجی ہے۔ یعنی جو کچھ اپنی شخصیت سے خارج سے خواہ انسان ہو یا حیوان یا نباتات وغیرہ۔ تیسرا رشتہ خدا سے ہے۔ پس جو امر ان رشتوں کے خلاف یا ان رشتوں کو درہم برہم کرنے والا ہو وہ گناہ ٹھہرا۔ یا جو امر یا حالت ایسے مکاشفہ ذات آلہی یا شرعِ آلہی کے غیر مطابق ہو وہ بھی گناہ میں شمار ہوئی۔ اسی وجہ سے انجیل میں جو یونانی الفاظ استعمال ہوئے ان کا عندیہ یہی ہے مثلاً (۱) Amartia نشانہ خطا کرنا۔ یعنی جو مقصد ہمارے سامنے رکھا گیا تھا اُس تک نہ پہنچنا اُس سے دائیں بائیں رہ جانا گناہ کہلایا اور یہ نشانہ خطا کرنا نہ صرف ایک فعل کا نام ہے بلکہ ایک حالت۔ طاقت اور عادت کا نام ہے اور یہ لفظ انجیل میں بہت مستعمل ہوا ہے۔

(۲) دوسرا لفظ Παραπτωμα اور Παραβασις آیا ہے جس کا ترجمہ انگریزی میں Trespass, Transgression ہوا ہے اور اردو میں حد سے زیادہ تجاوز کرنا کہلاتا ہے۔ یعنی شرعِ آلہی نے جو قیود اور شرائط لگا دی ہیں اُن کو توڑ دینا اور اُن سے تجاوز کر جانا۔ پھر تیسرا لفظ (۳) ανομια یعنی بے شرعی یا عدم شرع یا شرع کے خلاف کا آیا ہے اسی طرح سے چوتھا لفظ (۴) ασεβεια خدا کی ذات کے خلاف کسی کام کے کرنے کو کہا گیا ہو جس سے کہ خدا کی ہتک عزت ہو یا خدا کے خلاف کفر بکا جائے۔ پانچواں لفظ (۵) αδικια ہے جس کے معنی ہیں ہمسائے کے خلاف کچھ کرنا۔ اُس کو نقصان اور ضرب پہنچانا ہمسائے کے حق کو ادا کرنا راستبازی کہلاتا ہے اور عدم راستبازی αδικια گناہ ہے۔ ایک چھٹا لفظ (۶) οφειλημα ہے جو قرض کے معنی رکھتا ہے۔ جس میں یہ ایما ہے کہ ہم پر دوسروں کا قرض ہے جسے ادا کرنا چاہئے۔ اس کی عدم ادائیگی گناہ ہے۔

ان الفاظ میں انہیں تین رشتوں کی طرف اشارہ ہے جو انسان پر فرض اپنی شخصیت کے بارے میں ہیں اس کے لئے مسیحی لٹریچر میں لفظ "پرہیزگاری" آیا ہے جس سے مُراد شخصی پاکیزگی "ریاضت" وغیرہ ہو جس سے انسان کے نفس کا تزکیہ ہو۔ اس لئے جو کچھ اس پرہیزگاری شخصی پاکیزگی اور صفائی کے خلاف ہے۔ وہ گناہ ہے۔ ہمسائے کے حق کے ادا کرنے کے لئے ہمارے ہاں لفظ راستبازی آیا ہے۔ اس لئے ہمسائے کے حق کے خلاف جو امر ہے وہ ناراستی یا ناراستبازی۔ اور گناہ ٹھہرا خدا کے حق کے ادا کرنے کے لئے لفظ "دینداری" آیا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف جو کچھ ہے وہ بے دینی اور بے ایمانی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گناہوں کی تفصیل نہیں ہو سکتی اور نہ اُن کا شمار ہو سکتا ہے انجیل نے یہ اصول بتا دیئے ہیں اور یہ تعریف کر دی ہے۔ اس کے مطابق ہم کسی فعل کو گناہ یا نیکی ٹھہرا سکتے ہیں۔

گناہ کا آغاز۔ انجیل میں گناہ کو آدم کے وقت سے لیا ہے لیکن اس سے پیشتر گناہ کی موجودگی کی طرف بھی اشارے پائے جاتے ہیں۔ البتہ اس کا مفصل ذکر پایا نہیں جاتا۔ صرف اتنا پتہ لگتا ہے کہ نوع انسان کے سوا دیگر اعلیٰ مخلوق میں بھی گناہ تھا۔ لیکن چونکہ عملی پہلو سے ہمیں نوعِ انسان کے گناہ ہی سے واسطہ ہے۔ اس لئے اُسی کا زیادہ مفصل ذکر آیا ہے کہ کس طرح سے نوع انسان میں گناہ آیا۔ اُس نے کیسی ترقی کی۔ اُس کا نتیجہ کیا ہوا اُس کا علاج کس طرح سے ہوا

(باقی باقی) جے۔ علی بخش۔

بشپ صاحب کی کانفرنس لاہور میں

۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ فروری کانفرنس کے جلسے لاہور میں ہوتے رہے۔ خوب رونق کے ساتھ ہوئے پنجاب کے تمام چپلین سویلین اور ملٹری ڈیلیگیٹ پنجاب سندھ اور فرانٹیر کے تمام چرچ مشنری سوسائٹی کے مشنری اور تمام دیسی پادری صاحبان مع لے مین ڈیلیگیٹوں کے اس کانفرنس میں حاضر تھے۔ بڑے بارونق جلسے ہوئے بحث مباحثہ خوب ہوئے۔ بڑی آزادی سے ہر ایک نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ طول طویل تقاریر تھیں۔ اُن کا مزا تو وہاں سننے سے ہی حاصل ہوتا تھا۔ اتنی گنجایش اخبار میں کہاں۔

خاص طور سے تین مسائل پیش تھے۔ اول کلیسیا کی آزادی کی نسبت کہ ہندوستان کی کلیسیا جو چرچ آف انگلنڈ سے تعلق رکھتی ہے۔ گورنمنٹ کی قید سے آزاد ہو۔ پارلیمنٹ اور وزیر اعظم کا اس پر کوئی

قانونی اختیار نہ ہو۔ کلیسیا خود اپنے واسطے اپنی ضرورت کے مطابق اپنے قوانین بنا دے۔ اپنے بشپ خود مقرر کرے۔ نکاح طلاق وغیرہ کا قانون اس کے اپنے ہاتھ میں ہو۔ ہندوستانی اور ولایتی مسیحی جو ہندوستان میں ہوں ہندوستانی کلیسیا کے ممبر ہوں۔ چنانچہ اُس کے متعلق زیر بحث مسئلہ نمبر ۲ یہ تھا۔ "اس اسقفی مجمع کے خیال میں کلیسیائی ہندوستان کو بلا امتیاز نسل اور زبان ایک ہونا چاہئے۔ اور ایک علاقہ میں ایک ہی اسقف ہونا چاہئے۔ خواہ وہ کسی نسل کا ہو۔ آزادی پر خوب بحث ہوئی چنانچہ یہ پاس ہؤا۔ اگرچہ ایک دیسی پادری صاحب نے آزاد ہونے کے خلاف یہ رائے دی کہ فرشتے آزادی کے سبب شیطان بنگئے۔ آدم آزادی سے باغ سے نکالا گیا۔ بھائیو آزادی کے طالب مت ہو۔ سامعین نے پادری صاحب کی طبع رسائی کی داد تو دی کہ خوب دماغ ہے۔ مگر چونکہ غلامی سے تھکے ہوئے تھے۔ کسی نے ہاں میں ہاں نہ ملائی۔ یہ زنجیر انہیں کے پاؤں میں رہی۔

دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ کلیسیا مشن سے الگ ہو کر صرف ڈایوسیس یعنے بشپ صاحب کے ساتھ تعلق رکھے مشن کے پاس صرف ایونجلسٹ کام رہے۔ کانفرنس میں دو پارٹیاں تھیں۔ ایک تو بشپ صاحب کے ساتھ دوسری مشنریوں کے ساتھ۔ اس پر پورے دو دن بحث ہوئی۔ آخر ووٹ دیئے گئے۔ دو دفعہ تو گڑبڑ ہی پتہ نہ لگا۔ آخر دونوں مخالف پارٹیاں الگ الگ کمرے میں بھیجی گئیں۔ آخر فتح کا سہرہ بشپ صاحب کو ملا۔ بشپ صاحب کی ۱۸۰ ووٹ مخالف ۶۸

تیسرا مسئلہ چرچ میٹر کا تھا اس پر بھی بحث ہوئی فیصلہ ہائے موجودہ ایمان اور مسائل پیچھا۔

الغرض بڑا ہی مبارک موقعہ تھا۔ کہ ۲۴ تاریخ صبح کو تمام دیسی اور پردیسی پادری صاحبان اپنے اپنے چغے پہنے ہوئے کتھیڈرل میں حاضر ہوئے۔ نظارہ خوب تھا۔ نماز ہوئی بشپ صاحب نے خطبہ پڑھا۔ پاک عشائے ربانی عمل میں آئی۔ (راقم)

اردو کتابیں

محصولڈاک بذمہ خریدار

اعتراض المسلمین۔ مؤلفہ پادری جی۔ ڈی۔ ایس ٹسڈل صاحب مسیحی دین پر مسلمانوں کے ۱۵۱ اعتراضات کے جوابات مسلم لوگوں میں کام کرنے والوں کے لئے نہایت کارآمد شے ہے صفحہ ۹۸ قیمت اصل ۲؍ رعایتی ۸؍

انجیل پرانے اور نئے عہد نامہ میں۔ پیدائش کی کتاب سے ملاکی کی کتاب تک وہ تمام آیتیں ایک طرف درج کر کے صفحہ مقابل پر اسی مضمون کی عہد نامہ جدید کی آیتیں درج کی گئی ہیں۔ ایک خزانہ بے بہا ہے صفحہ ۱۲۵ قیمت ا؍ دس ۲ پائی۔

انتخاب میزان الحق۔ پادری فانڈر صاحب کی مشہور تصنیف میزان الحق کا اختصار گیارہ حصوں میں فی حصہ ۱ پائی

اقرار پطرس بتی ۱۶ باب پرڈاکٹر ڈوکس صاحب کا ایک عمدہ ٹریکٹ "تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے"۔ کی مفید پر از معلومات تشریح صفحہ ۳۲ قیمت ۳ پائی۔

عیسیٰ کی سیرت مسیح کی ذاتی خصلت اُسکی تعلیم اور کرامات کا بیان اور دلائل صفحہ ۸۴ قیمت ۹ پائی۔

ازالۃ الافترا۔ پادری ٹامس ہاول صاحب کا رسالہ خواجہ کمال الدین کے رد افترا کے جواب میں مرزائیوں کی منہ زوریوں کا جواب ہے۔ صفحہ ۷۵ قیمت ۲؍

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ نیکی و بدی۔ سزا و جزا۔ خدا کا رحم اور مسیحی نجات کا بیان صفحہ ۳۲ قیمت ۳ پائی۔

جامعۃ الفرائض۔ اس کتاب میں ایک مسیحی کے ان تمام اعتقادی اور عملی مسائل اور فرائض کا پر معنی اور مفید بیان ہے جو کہ خدا انسان اور اُسکی اپنی ذات کیساتھ رکھتے ہیں ور حقیقت افعال اور اقوال ہائے کرنے اور ماننے کے لئے ضروری ہیں تمام اس میں درج کئے گئے ہیں صفحہ ۲۰۳ قیمت اصل ۲؍ رعایتی ۶ پائی۔ کپڑا ا؍

المشتہر

سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پُر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا ورپتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

لوئنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم پانچ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری کا ۱/۳ ہے متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جز کشائی اعلےٰ سے ادنیٰ تک کرو کر دل عمدہ سے عمدہ ایک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوا کچند صاحب پروپرائٹر چھپا